تار کا پتہ "الفضل" قادیان

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ "الفضل" ہو

شرح چندہ
سالانہ ۱۵
ششماہی
سہ ماہی
ماہانہ

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۶ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۸ مئی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۷۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا خدا ایک پیارا خزانہ ہے

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے۔ تو یقیناً سمجھو۔ کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہوگے۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہوگے۔ اور خدا اسے دیکھیگا۔ اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے۔ کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا۔ کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے۔ اور چیخیں مارتا ہے۔ اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی۔ کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے۔ تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اس کی قدر کرو۔ کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں۔ اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔" (کشتی نوح)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ مئی۔ آج ساڑھے بارہ بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر لاہور سے تشریف لائے۔ مقامی جماعت کافی تعداد میں حضور کے استقبال کے لئے قصبہ کے باہر موجود تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

جناب چوہدری صادق علی صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار جن کے سپرد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا درس القرآن جو "الفضل" میں شائع ہوتا ہے۔ مرتب کرانے کی نگرانی کا اہم کام سپرد ہے۔ چند روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

آج بعد نماز مغرب مرزا محمد رشید صاحب سٹیشن ماسٹر نے اپنے ولیمہ کی دعوت دی۔ اور چند اصحاب کو مدعو کیا۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ بعارضہ بخار عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ اور اللہ بخش صاحب کی اہلیہ بھی بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحتیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد شریف موگا۔

۲۔ عاجز کی بیوی ایک سال سے بیمار ہے۔ اب چند دنوں سے حالت تشویشناک ہوگئی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد علی گوجرانوالہ

۳۔ سید محمد مسعود شاہ صاحب سب انسپکٹر پولیس کی لڑکی سعیدہ بیگم بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ نیز مجھے کئی ایک دینی و دنیاوی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سے نجات دے۔ خاکسار محمد خان گوہ مری۔ (۴) خاکسار کے والد صاحب عرصہ دراز سے افسرانِ بالا کی بیجا ایذا رسانیوں کا تختۂ مشق ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور کرے۔ نیز میری صحت اور روزگار کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار مرزا اصغر بیگ سیالکوٹ۔ (۵) بابو فضل الدین صاحب اوورسیر رزمک پہاڑ میں ریگ اور کنکر آنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز بشیر احمد پسر میاں احمد الدین صاحب رزمک کا ہاتھ کہنی سے ٹوٹ گیا ہے۔ احباب ہر دو کی بحالی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار حکیم عبدالرحیم ممتاز۔ رزمک۔ (۶) احباب میرے ترقی کاروبار کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نیز مجھے چند ایک مشکلات درپیش ہیں۔ ان کے ازالہ کے لئے بھی دعا کی جاوے۔ خاکسار رحمت اللہ پرائیویٹ میڈیکل پریکٹشنر قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ (۷) میری ہمشیرہ اور بھابھی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار راجہ غلام محمد خان چک امرچ کشمیر

اعلانات نکاح

۱۔ ۸ مئی عبدالسلام ولد منشی عبداللہ صاحب ساکن سیالکوٹ کا نکاح زبیدہ بیگم صاحبہ بنت میر عزیز الدین صاحب سکنہ کالرا دیوان سنگھ ضلع گجرات کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے خاکسار حمید او فیروز الدین (۲) ۱۸ مئی مولوی عبدالستار صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کٹک کی صاحبزادی نجم النساء بیگم کا نکاح سید محمد شمس الرحمٰن صاحب سب انسپکٹر پولیس پوری کوتوالی سے مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ نے پڑھا احباب دعا کریں۔ کہ مولا کریم جانبین کے لئے یہ نکاح مبارک کرے۔ خاکسار نور محمد انسپکٹر آف پولیس اڑیسہ

ولادت

۸ اپریل خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے ہاں لڑکا تولد ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشید احمد نام تجویز فرمایا۔ احباب اس کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ڈاکٹر احمد الدین محمود آباد فارم سندھ (۲) عبدالرحیم صاحب مالک احمدیہ دیانت سوڈا واٹر فیکٹری کے ہاں ۱۴/۱۵ مئی کی درمیانی شب کو لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار عبدالکریم قادیان (۳) حکیم مرغوب اللہ صاحب پنشاور کے ہاں ۳۰ اپریل فرزند تولد ہوا۔ احباب عزیز کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ حکیم محمد عبدالجلیل بھیروی از شیخوپورہ (۴) مولوی محمد شہزادہ صاحب مولوی فاضل کے ہاں ۱۰ مئی لڑکا تولد ہوا۔ احباب بچہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبدالرحمٰن مولوی فاضل قادیان

دعائے مغفرت

۱۔ میرے بڑے بھائی مولوی بذل الرحمٰن صاحب جو بریلی یو۔پی میں گورنمنٹ ملازم ہیں۔ کی اہلیہ پندرہ دن بیمار رہ کر ۱۵ مئی بروز جمعہ وفات پا کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک نہایت ہی مخلص نیک اخلاق اور اعلےٰ صفات کی مالکہ تھی۔ مرحومہ چھوٹے چھوٹے چھ بچے چھوڑ کر فوت ہوئی ہے۔ احباب سے نہایت عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار مطیع الرحمٰن بنگالی مبلغ امریکہ (۲) مولوی عبداللہ خان صاحب بلوچ مولوی فاضل ۱۸ مئی ۳۶ء کو فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار علی محمد بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخان

احرار کے نمائندہ ملا عنایت اللہ کی گرفتاری

قادیان ۲۵ مئی آج رات کے گیارہ بجے پولیس نے ملا عنایت اللہ احراری کو دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند کے ماتحت گرفتار کیا۔ اور اسی وقت ہتھکڑی لگا کر بذریعہ لاری لائلپور لے گئی۔ سنا گیا ہے۔ کہ ملا مذکور نے جڑانوالہ ضلع لائلپور میں سخت اشتعال انگیز اور اشتعال انگیز تقریر کی جس کی وجہ سے گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔

احراری تبلیغی کانفرنسوں کا ڈھونگ

آج کل احرار نے جگہ جگہ تبلیغی کانفرنس کرنے پر زور دے رکھا ہے۔ اور ہر روز ایک لمبا چوڑا پروگرام شائع کر دیتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں مقام پر فلاں فلاں تاریخ کانفرنس ہوگی۔ لیکن عام طور پر یہ صرف ڈھونگ ہے۔ جو عوام کو مرعوب کرنے کے لئے رچایا گیا ہے۔ اور جس کی حقیقت اخبار "زمیندار" ۲۷ مئی میں بہاولپور کے ایک صاحب نے یوں ظاہر کی ہے۔

مدیر محترم روزنامہ "زمیندار" لاہور

السلام علیکم۔ کل روزنامہ "مجاہد" لاہور کا پرچہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں احرار تبلیغ کانفرنسوں کی فہرست درج تھی۔ مجھے یہ دیکھ کر حد درجہ حیرت ہوئی۔ کہ فہرست مذا میں بہاولپور کا نام بھی درج تھا۔ حالانکہ بہاولپور میں نہ کوئی مجلس احرار ہے۔ اور نہ کسی احرار کانفرنس کے انعقاد کی تجویز ہوئی۔ میں زعمائے احرار کی خدمت میں مؤدبانہ استدعا کرتا ہوں۔ کہ جب تک مجلس احرار عامۃ المسلمین کے مطالبات اور رائے عامہ کا احترام نہ کرے گی۔ اُسے اپنا غلط پروپیگنڈا کچھ فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔ عامۃ المسلمین کا مطالبہ مسجد شہید گنج کی غیر مشروط واگذاری ہے۔ اور رائے عامہ یہ ہے۔ کہ اس مقصد کے حصول کے لئے مسلمانوں کو ہر ممکن قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اور یہ شبہ دل سے نکال دینا چاہیئے۔ کہ مسجد نہیں مل سکتی۔ مسلمان مسجد لے کر رہیں گے۔ خواہ اس پر کئی سال صرف ہوں۔ اور انہیں لاکھوں قربانیاں کرنی پڑیں۔

(محمد حسین چغتائی از بہاولپور)

اچھوت بھائیوں کے نام احمدیت کا پیغام

مندرجہ بالا عنوانات سے الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا جو مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ علیحدہ بھی ٹریکٹ کی شکل میں چھاپا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اچھوت اقوام میں اس کی کثرت سے اشاعت کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ سے محصولڈاک بھیجکر منگالیں۔

الحکم کا سیرت مسیح موعودؑ نمبر شائع نہیں ہوا

میں افسوس کے ساتھ یہ اعلان کرنے پر مجبور ہوا ہوں۔ کہ ہر سال الحکم کی طرف سے جو سیرت نمبر شائع ہوتا تھا۔ اس دفعہ شائع نہیں کیا گیا۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ احباب نے اس کی اشاعت کی طرف توجہ نہیں کی۔ اگر اب بھی توجہ فرمائیں۔ تو جلد یہ نمبر شائع کر دیا جائیگا۔

(محمود احمد عرفانی۔ ایڈیٹر الحکم)

۲۲ مئی مسمی رولیا سکنہ مروڑی ریاست پٹیالہ کی بیوی روٹی پکاتی ہوئی چولہے میں گر گئی۔ جسم کا بہت سا حصہ پارچات کو آگ لگ جانے سے جل گیا۔ اسی سے اس کی وفات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۶ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

تنگ دل ہندوؤں کی آنکھ میں صوبہ سرحد کا کانٹا

بھائی پرمانند مشہور مہاسبھائی نے اپنے اخبار "ہندو" میں صوبہ سرحد پر ایک بار پھر توجہ فرمائی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ انہیں اصل شکایت یہ ہے۔ کہ "ہندوستان کو ہر سال قریب پچاس کروڑ روپیہ انگلینڈ کو بھیجنا پڑتا ہے۔ اس کے بدلے میں ہندوستان کو برطانوی افسروں کی خدمات کے سوائے کوئی مادی معاوضہ نہیں ملتا۔ اس کو ایک بڑا ایکونامک ڈرین (اقتصادی بدرو) کہا جاتا ہے۔ ہر سال پچاس کروڑ روپیہ کا باہر چلا جانا ہندوستان کی زمین پر ایسا بوجھ ہے کہ یہ ملک کو اُٹھنے نہیں دیتا"۔ لیکن اس ایکونامک ڈرین کا رُخ چونکہ ان لوگوں کی طرف ہے۔ جو ہندوستان پر حکمران ہیں۔ اور اپنی حکومت قائم رکھنے کے لئے کافی طاقت رکھتے ہیں۔ اس لئے اسے تو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور سارا زور صوبہ سرحد پر گرانے کی کوشش کی گئی ہے چنانچہ لکھا ہے:۔

"آپ آئیے صوبہ سرحد میں۔ اس صوبہ میں گورنمنٹ کی آمدنی ساٹھ لاکھ روپیہ ہے لیکن اس صوبہ کے لوگوں کی حالت دیکھئے۔ اور یو۔پی کے رہنے والوں سے اس صوبہ کے لوگوں کا مقابلہ کیجئے۔ پشاور میں جا کر دیکھئے۔ وہاں کا غریب سے غریب آدمی بھی ہر روز آٹھ آنہ سے روپیہ تک کما جاتا ہے اس کے مقابلہ پر یو۔پی کے شہروں کی عام آبادی کی روزانہ آمدنی تین چار آنہ سے زیادہ نہیں ہے۔ صوبہ سرحد کے مردعورتوں کے جسموں کو دیکھئے۔ یو۔پی کے لوگوں کے مقابلہ پر دیو معلوم دیتے ہیں۔ ان کا لباس دیکھئے۔ اور اس کا مقابلہ کیجئے اس پھٹی پرانی دھوتی سے جس پر یو۔پی کا کسان سال بھر بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ گزارہ کرتا ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ ایک اتنی کم پیداوار والا چھوٹا سا صوبہ جس کی آبادی پچیس لاکھ ہے کس طرح اتنا دولتمند ہے۔ کیوں آسودہ حال ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ باقی ہندوستان سے ہر سال آٹھ کروڑ کے قریب روپیہ سرحد میں جاتا ہے۔ لیکن اس کے بدلے میں ہندوستان کو کسی شکل میں کوئی معاوضہ نہیں ملتا۔ یہ دوسرا بڑا ڈرین ہے۔ جو ہندوستان سے سرحد کو باقاعدہ جاتا ہے۔ ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ سرحدی "واچ اینڈ وارڈ" (دیکھ بھال) پر خرچ ہوتا ہے۔ یہ "واچ اینڈ وارڈ" سرحدی لوگوں کی فوج ہے۔ ایک کروڑ روپیہ سالانہ صوبہ سرحد کو اپنا خرچ چلانے کے لئے مالی امداد کے طور پر دیا جاتا ہے۔ کل فوج کا سالانہ خرچ پینتالیس کروڑ ہے۔ اس فوجی خرچ کا تیسرا حصہ یعنی قریب پندرہ کروڑ روپیہ صوبہ سرحد پر رکھی گئی افواج پر خرچ ہوتا ہے۔ ان پندرہ کروڑ روپیہ میں سے نصف حصہ لازمی طور پر صوبہ سرحد کے رہنے والوں کی جیبوں میں جاتا ہے۔ اس طرح ہندوستان کے خزانہ سے ہر سال قریب آٹھ کروڑ صوبہ سرحد میں خرچ ہوتا ہے"۔

مہاسبھائی نقطۂ نگاہ کو واضح کرنے کے لئے یہ جو اتنا لمبا اقتباس نقل کرنا پڑا ہے اسے پیش نظر رکھ کر سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر اس بہت بڑے ڈرین کو جو ہندوستان سے انگلینڈ پہونچتا ہے۔ مہاسبھائی دماغ نقصان رساں نہ بھی سمجھے۔ تو کیا ہندوستان کے کسی صوبہ کے باشندوں کا نسبتاً خوشحال ہونا جسیم اور قد آور ہونا اور شریفانہ لباس پہننا بھی کوئی ایسا جرم ہے۔ جس پر مہاسبھائیوں کو ناک بھوں چڑھانے کا حق حاصل ہے پھر اگر ان نتائج کو درست بھی تسلیم کر لیا جائے۔ جو بھائی پرمانند نے پیش کئے ہیں۔ تو یہی ثابت ہوگا۔ کہ چھوٹے سے صوبہ سرحد کے قلیل التعداد باشندوں نے یو۔پی وغیرہ کے کروڑوں افراد کی طرح اپنے آپ کو ابھی تک اس قدر بےبس اور بےکس نہیں بننے دیا۔ کہ نہ انہیں کھانے کو کچھ مل سکے۔ اور نہ پہننے کو۔ اور یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ باقی رہا۔ یو۔پی کے لوگوں کے مقابلہ میں ان کا قد آور۔ اور دیو ہیکل ہونا۔ یہ قدرت کا عطیہ ہے۔ اس کے متعلق قضا و قدر سے کہنا چاہیئے۔ جس نے سرحدی علاقہ کو تو خوشگوار۔ اور سبزہ زار بنایا۔ لیکن یو۔پی کی قسمت میں عام طور پر ویرانی اور شدت کی گرمی لکھدی۔

پھر یہ امر کہ "ہندوستان سے ہر سال آٹھ کروڑ روپیہ کے قریب سرحد میں جاتا ہے"۔ اگر یہ روپیہ اہل سرحد لوٹ مار کر کے یا استحصال بالجبر سے لے جاتے۔ تو وہ خطاوار سمجھے جا سکتے تھے۔ اور اس وجہ سے ان کے لئے جو سزا بھی تجویز کی جاتی۔ اس کی معقولیت میں کسی کو شبہ نہ ہوتا۔ لیکن جب صورت حالات اس کے بالکل برعکس ہے۔ یعنی باشندگان سرحد کا بھائی پرمانند کے بیان کردہ روپیہ کے حاصل کرنے میں کوئی زور نہیں۔ جبر نہیں بلکہ حکومت ہند خود دیتی ہے۔ تو پھر وہ قصور وار کیونکر قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اگر حکومت واچ اینڈ وارڈ پر سالانہ ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ صرف کرتی ہے۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ صوبہ سرحد کے لوگوں کی خوشحالی اور فارغ البالی اسے مدنظر ہے بلکہ اس لئے کہ ہندوستان کی حفاظت کرنے کے لئے اس کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اگر ایک کروڑ روپیہ سالانہ صوبہ سرحد کو اپنا خرچ چلانے کے لئے بطور امداد دیتی ہے تو اس لئے نہیں۔ کہ سرحدی لوگ عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں۔ بلکہ اس لئے کہ جس رنگ میں صوبہ کا انتظام قائم کرنا چاہتی ہے۔ وہ اس رقم کا مطالبہ کرتا ہے اسی طرح حکومت ہند اگر تمام فوجی خرچ کا تیسرا حصہ جو پندرہ کروڑ روپیہ کے قریب بنتا ہے۔ اس فوج پر کرتی ہے۔ جو صوبہ سرحد میں رہتی ہے۔ تو اس واسطے نہیں۔ کہ اہل سرحد کی حفاظت کے لئے اسے اس قدر فوج رکھنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ اس لئے کہ نہ صرف یو۔پی کے دھوتی پوشوں کی بلکہ تمام ہندوستان کے دھوتی پوشوں کی حفاظت اس کی متقاضی ہے:۔

پس صوبہ سرحد پر جو کچھ بھی حکومت ہند خرچ کر رہی ہے۔ وہ اہل سرحد پر احسان نہیں کر رہی۔ بلکہ اپنے مفادات اور اہل ہند کے مفادات کی خاطر کر رہی ہے۔ اور اس صورت میں صوبہ سرحد قابل مذمت نہیں۔ بلکہ لائق توصیف ہے۔ کیونکہ اگر باقی صوبے بھی بہت وسیع اور بکثرت آبادی رکھتے ہوئے اس جتنی ہمت ہی دکھانے کی اہمیت پیدا کر لیں یعنی انگلینڈ کو جانے والے ایکونامک ڈرین کو بالب بھرنے کی بجائے اس کا رُخ اپنی اپنی طرف پھیر لیں۔ تو حقیقی معنوں میں سوراجیہ یا مکمل آزادی مل سکتی ہے۔ مگر ایک طرف تو یہ لوگ مکمل سوراجیہ حاصل کرنے کا دعوے رکھتے ہیں۔ انگریزوں کو ہندوستان سے نکال دینے کے منصوبے باندھتے ہیں۔ موجودہ حکومت کو الٹ دینے کے لئے سازشیں کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف ان بہادروں پر زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ جو اپنے صوبہ کا ہندوستان کے تمام دوسرے صوبوں کی نسبت بہت زیادہ وقار قائم رکھے ہوئے ہیں۔ اور جو حکومت کو کچھ دینے کی بجائے اس سے لیتے ہیں ہر محب وطن اور آزادی پسند ہندوستانی کا سر جو اس راہ کی مشکلات اور مصائب سے تھوڑی بہت واقفیت رکھتا ہے۔ باشندگان صوبہ سرحد کے آگے جھک جانا چاہیئے۔ جنہوں نے بڑے بڑے خوفناک حادثات دیکھے۔ اور جن پر تمام ہندوستان کے مقابلہ میں ایک تہائی فوج مسلط ہے مگر ابھی تک دوسرے تمام صوبوں کے مقابلہ میں انہوں نے اپنا وقار قائم رکھا ہوا ہے۔ لیکن افسوس کہ صوبہ سرحد متعصب اور تنگ دل ہندوؤں کی آنکھ میں خار بن کر کھٹکتا رہتا ہے۔ اور آئے دن اس کے خلاف محض اس لئے زہر اگلا جاتا ہے۔ کہ اس کے باشندوں میں کثرت مسلمانوں کی ہے:۔

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

خدا تعالیٰ پر توکل کرنے سے انسانی تدبیر تقدیر بن جاتی ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے ۲۰ مئی بعد نماز عصر ایک نکاح کا اعلان فرماتے ہوئے جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اسے رپورٹر جس قدر قلمبند کر سکا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

انسانی اعمال خواہ کتنے ہی مکمل ہوں۔ اور کتنی ہی احتیاط سے کئے جائیں۔ کبھی نہ کبھی ان میں کوئی نہ کوئی نقص ضرور ہوگا۔ اور کوئی نہ کوئی خانہ ضرور خالی رہ جائیگا۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ جو ان خلاؤں کو پُر کرتی ہے اور ان سوراخوں کو بند کرتی ہے۔ جن سے نقص نمودار ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ امیر میں ایک غریب پٹھان تھا۔ اسے ملازمت نہیں ملتی تھی۔ مزدوری کرنے کے لئے تیار تھا۔ لیکن اسے مزدوری دینے پر لوگ آمادہ نہ ہوتے تھے۔ وہ اس تنگی کی حالت میں وزیر اعظم سے ملا۔ اور اپنی تنگی اور تکلیف اس کے روبرو بیان کی۔ وزیر اعظم اس کی باتوں سے متاثر ہوگیا۔ اور اسے ایک ملازمت دیدی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بیان فرماتے۔ کہ اس پر تبدیل شدہ حالت نے ایسا اثر کیا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ہی منکر ہوگیا۔ اور لوگوں سے کہتا پھرتا۔ کہ خدا کوئی نہیں ہے۔ ہمارا خدا تو (وزیر اعظم کی طرف اشارہ کرکے) وہ ہے۔ یہ لطیفہ مدتوں بنا رہا۔ جب بھی اس سے خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق دریافت کیا جاتا وہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتا ہوا وزیر اعظم کو خدا کہتا۔ ایک دفعہ نواب کی طرف سے کچھ مٹھائی تقسیم ہونے کی تجویز ہوئی۔ اور وہی پرائم منسٹر مٹھائی تقسیم کرنے لگا۔ جسے وہ پٹھان خدا کہا کرتا تھا۔ وہ مٹھائی تقسیم کرتے وقت لوگوں کی بھیڑ میں گھر گیا۔ اس پر اس نے ہجوم کو روکنے کے لئے اپنے کوڑے کو حرکت دی۔ تاکہ ہجوم کو پیچھے ہٹائے اتفاقاً وہی پٹھان وہاں موجود تھا۔ اس نے جب وزیر اعظم کو کوڑا ہلاتے دیکھا۔ تو اسے غیرت آئی۔ اس نے چاقو نکال کر اس پر حملہ کر دیا۔ ممکن تھا۔ اس نے وہ چاقو حملہ کی نیت سے نکالا ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اس نے ڈرانے کے لئے نکالا ہو۔ پھر یہ بھی ممکن تھا۔ کہ وہ حملہ کرتا اور صرف زخم لگ جاتا۔ وہ مرتا نہ۔ مگر اس نے زور سے ہاتھ مارا۔ کہ چاقو پرائم منسٹر کے پیٹ میں لگ گیا۔ جس کی وجہ سے انتڑیاں باہر آگئیں۔ اس وقت کسی منچلے نے کہا۔ یہ دیکھو تمہارا خدا پڑا ہے۔

تو انسانی تدابیر یا انسانی آرزوئیں کسی رنگ میں بھی مکمل نہیں ہوتیں۔ مکمل تدبیریں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کی ہوتی ہیں۔ یا پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے بعد انسانی تدبیریں کامیاب ہوجاتی ہیں۔ پس ہر معاملہ میں خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اس پر ہی تدابیر کی کامیابی کا انحصار رکھنا چاہیئے۔ جب انسان اپنی تدابیر کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر مبنی کر دے۔ تو تدبیر تقدیر کی شکل اختیار کرلیتی ہے۔ یعنی جو تدابیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہوتی ہیں۔ وہ تدبیر نہیں رہتیں۔ بلکہ تقدیر بن جاتی ہیں۔ پس مومن خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت جو تدبیر کرتا ہے۔ اس کی تدبیر تقدیر سے جدا نہیں ہوتی۔ ضرورت اس بات کی ہوتی ہے۔ کہ انسان اپنی ذات پر اتکال نہ کرے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات پر اتکال کرے۔ اور اس کے فضل اور رحم کو مدنظر رکھے۔ انسان کا جب اللہ تعالیٰ پر اتکال ہوجاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے رحم کے ماتحت وہ آجاتا ہے۔ یعنی اس کا رحم انسان کا سہارا بن جاتا ہے۔ تو اس وقت انسانی تدبیر تقدیر کی شکل اختیار کرلیتی ہے۔ اور وہ سب کمیاں جو انسانی تدبیر میں ممکن ہوسکتی ہیں۔ پوری ہوجاتی ہیں۔ جس طرح ایک شاگرد اپنی لکھی ہوئی تختی جب استاد کے پاس لے جاتا ہے۔ تو استاد اس کی اصلاح کر دیتا ہے۔ اسی طرح انسان اپنی لکھی ہوئی تختی یعنی تدبیر خدا تعالیٰ کے حضور لے جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیتا ہے۔ اصلاح کر دینے کے بعد وہ تدبیر کی تختی نہیں کہلا سکتی۔ بلکہ تقدیر کی تختی بن جاتی ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اتکال کے بعد انسان سے غلطی کا سرزد ہونا ناممکن ہے۔ انسان سے اتکال کے بعد بھی غلطی ہوجاتی ہے۔ مگر وہ غلطیاں بھی خاص حکمت کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ وہ غلطیاں تقدیر کے ماتحت ہوتی ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت جو کام بھی ہوتا ہے۔ گو وہ بظاہر اچھا معلوم نہ ہوتا ہو۔ مگر نتائج کے لحاظ سے وہی کام اچھا ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی کی لڑکی کا نکاح زید سے کرایا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے استخارہ نہ کیا ہوگا۔ دعائیں نہ کی ہونگی۔ اللہ تعالیٰ پر اتکال نہ کیا ہوگا۔ یہ سب باتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیں۔ آپ نے استخارہ بھی کیا ہوگا۔ دعائیں بھی کی ہونگی۔ مگر باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے آپ کی کوشش کو بارآور نہ کیا۔ مگر اس سے آپ یہ بتانا چاہتے تھے۔ کہ خاندان کچھ چیز نہیں۔ اصل چیز تقویٰ ہے۔ تو اس بات کو ثابت کرنے کے لئے اور ہزاروں انسان موجود تھے۔ گذشتہ تیرہ صدیوں میں لاکھوں مسلمانوں نے اس مثال کو قائم کیا۔ اور آئندہ لاکھوں اور کروڑوں ایسے ہوں گے۔ جو قومیت کو نظرانداز کریں گے۔ مدارج کو نظرانداز کرینگے صرف تقویٰ کو مدنظر رکھیں گے۔ پس یہ غرض جس کو پورا کرنے کے لئے لاکھوں مسلمان گذر چکے ہیں۔ اور لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد بعد میں آنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ پورا کرانا ضروری تھا۔ اصل وجہ اس کی یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ یہ بات لوگوں پر ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ خواہ قانون قدرت والی اولاد ہو یا قانون ملکی والی۔ قانون قدرت کے مطابق تو آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ مگر ملکی دستور اور اس وقت کے قانون شریعت کے مطابق آپ کی اولاد موجود تھی جیسے کہ زید تھا۔ لوگ انہیں ابن محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کہا کرتے تھے۔ حضرت زینب کے نکاح کے واقعہ سے خدا تعالیٰ نے یہ بتایا۔ کہ اولاد وہی ہوتی ہے۔ جو قانون قدرت کے مطابق ہو۔ قانون ملکی والی اولاد حقیقی اولاد نہیں۔ اور نہ شریعت نے حقیقی اولاد کے لئے جو قوانین رکھے ہیں۔ وہ دوسروں پر عائد ہوتے ہیں۔ اس بات کو قائم کرنے کے لئے واحد طریق یہی تھا۔ کہ زید کی مطلقہ کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نکاح فرماتے۔ اللہ تعالیٰ نے زید اور اس کی بیوی کے تفرقہ کو دُور نہ ہونے دیا۔ باوجود اس کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے استخارہ کیا تھا۔ دعائیں کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ پر اتکال کیا تھا۔ کوشش کی تھی۔ مگر حکمتِ الٰہی یہی تھی۔ کہ زید اپنی بیوی کو طلاق دیدے۔ اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں جائے۔ تا یہ ثابت ہو سکے قانون ملکی کے لحاظ سے اولاد قانون قدرت والی اولاد کی طرح نہیں ہوتی۔ اس مثال کے سوا وہ خیال جو اس زمانہ کے لوگوں میں پایا جاتا تھا۔ دور نہیں ہوسکتا تھا۔ پس اس مثال میں اللہ تعالیٰ کی حکمت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت پر غالب آئی۔ ورنہ صرف قومیت اور دنیوی مدارج کو نظرانداز کرکے رشتہ کے تعلقات پیدا کرنے کی مثالیں موجود ہیں۔ اور موجود ہوتی رہیں گی۔

غرض جن لوگوں نے استخاروں اور دعاؤں کے ذریعے کوئی کام کیا۔ اور اللہ تعالیٰ پر اتکال کیا۔ ان کا کام ضرور اچھے نتائج پیدا کریگا۔ اور بظاہر اگر اس میں کوئی مشکل اور تکلیف کی صورت پیدا ہو۔ تو وہ بھی حکمتِ الٰہی کے ماتحت بہتری کے لئے ہی ہوگی۔ جیسا کہ زید اور اس کی بیوی کا تفرقہ چونکہ زیادہ فائدہ مند اور بہت اہم نتیجہ پیدا کرنے والا تھا۔ اس لئے وہ دور نہ ہوسکا۔ کیونکہ یہ پُرحکمت افتراق اتصال سے اچھا تھا۔ پس استخاروں دعاؤں اور اتکال کے نتائج یقیناً اچھے ہوتے ہیں۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ تمام امور میں خصوصاً نکاح میں استخارہ کرے۔ دُعائیں کرے۔ اور اللہ تعالیٰ پر اتکال رکھے۔

الفضل کا ہفتہ وار مکتوب جاپان

جاپان کی نئی مثال پارلیمنٹ کا شاندار اجلاس

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

کوبے یکم مئی (بذریعہ ہوائی ڈاک) جاپانی پارلیمنٹ جس کو یہاں کی زبان میں ڈی ایٹ کہتے ہیں آج سے شروع ہے۔ جاپان کی یہ پارلیمنٹ اس ملک کی تاریخ میں بے مثال ہے۔ کیونکہ یہ ایسے وقت میں اجلاس کر رہی ہے۔ جبکہ ملک کا دارالحکومت مارشل لاء کے نیچے ہے مگر اس سیشن کی اہمیت زیادہ تر اس وجہ سے ہے۔ کہ جاپان کے لنڈن کی بحری کانفرنس سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد یہ پہلی پارلیمنٹ ہے۔ علاوہ ازیں براعظم ایشیا پر اس کے مفادات اور حقوق کی حفاظت کے لحاظ سے جاپان ان دنوں اہم حالات سے دوچار ہے۔ اس میں شک نہیں۔ شمالی چین میں معاملات نے جو صورت اختیار کرلی ہے۔ وہ جاپان کے لئے خوش کن ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی درست ہے۔ کہ جنرل چیانگ نے چین کے مرکزی نظام میں اپنی طاقت کو اس درجہ آہستہ آہستہ مضبوط کر لیا ہے کہ اب وہ دوسرے معاملات کی طرف اپنی توجہ مبذول کر سکتے ہیں:۔

موجودہ حالات میں یہ کہنا بے جا نہیں کہ جنرل چیانگ کی پالیسی جاپانی وزارت خارجہ کے لئے عقدۂ لاینحل بنی ہوئی ہے چین نے اپنی مالی حالت کو ایک حد تک درست کر لیا ہے۔ اور آئندہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اس شعبہ میں مزید اصلاح عمل میں لائی جائے گی۔ کیونکہ اب یہ امکان بھی پیدا ہو گیا ہے۔ کہ امریکہ اس معاملہ میں چین کی مدد کرے۔ ساتھ ہی یہ بھی افواہیں گرم ہیں۔ کہ چین اور روس کے مابین کوئی خفیہ سمجھوتہ عمل میں آگیا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ بعض ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ہانگ کانگ یعنی برطانیہ اور کانٹن یعنی جنوبی چین میں باہمی امداد کا تصفیہ ہو گیا ہے۔ یہ تمام باتیں ایسی ہیں۔ جو جاپان کے ناموافق ہیں:۔

پس جبکہ موجودہ پارلیمنٹ کا اجلاس ایسے وقت میں شروع ہو رہا ہے۔ یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ وزیر خارجہ کو بہت سے سوالات کا جواب دینا پڑے گا۔ سوالات روس اور جاپان کے درمیان امکانات جنگ کے متعلق جو افواہیں ہیں۔ ان کے متعلق ہوں گے۔ جاپان اور چین کے آپس کے تعلقات کے متعلق ہوں گے۔ اور جاپان اور مصر کی۔ اور جاپان اور آسٹریلیا کی تجارتی معاہدہ کے لئے گفت و شنید جو ناکام ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق ہوں گے۔ آج ہی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ مصر کے ساتھ گفت و شنید کے لئے جو وفد گیا ہوا تھا۔ اس کی طرف سے وزارت خارجہ کے پاس اطلاع آئی ہے۔ کہ مصر کے ساتھ مزید گفتگو کا کوئی فائدہ نہیں۔ غالباً وفد کو یہ ہدایت کر دی جائے گی۔ کہ جاپان واپس آجائے۔ آسٹریلیا کے ساتھ بھی جاپان کے تجارتی تعلقات میں الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں۔ چند دن ہوئے۔ جاپانی حکومت کی طرف سے ایک بیان اس مضمون کا شائع ہوا تھا۔ کہ جاپانی مال کو منڈیوں میں آنے سے روکنے کی خاطر بعض ممالک جو پابندیاں عائد کر رہے ہیں۔ جاپانی حکومت ان کا مقابلہ کرے گی۔ اور ترکی بترکی جواب دینے کی تدابیر عمل میں لائے گی۔ پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ کی تقریر میں بھی اس بات پر مزید زور دیا جائے گا کہ بعض طاقتوں کی طرف سے اقتصادی ممانعتوں اور پابندیوں کے دائرے جو جاپان کے گرد کھینچے جا رہے ہیں۔ یہ ملک ان کی پوری مخالفت کریگا۔ اور یہ کہ جاپان کی اقتصادی پالیسی یہ ہے کہ خام اشیاء کی فراہمی اور مصنوعات کی فروخت پر کوئی پابندیاں عائد نہیں ہونی چاہئیں:۔

روس اور چین۔ اور برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ تعلقات کے متعلق وزیر خارجہ کی تقریر کا جو خلاصہ اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ کہ تقریر ان امور پر مشتمل ہوگی۔ اس میں ان لوگوں کے لئے جو الفضل میں یہ مکتوب پڑھتے رہے ہیں۔ کوئی نئی بات نہیں۔ کیونکہ ان کالموں میں جو انداز جاپانی خارجی پالیسی کا بیان کیا جا چکا ہے۔ وہ اس تقریر کی روشنی میں بہت حد تک درست نظر آتا ہے:۔

اس موقعہ پر جو تقریر وزیر مالیات کریگا اسکے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس میں صاحب موصوف مانچوکو میں بسلسلہ تجارت روپیہ لگانے کی تائید کرینگے۔ نیز یہ بیان کرینگے۔ کہ موجودہ کابینہ کی رائے میں یہ کیوں ضروری ہے۔ کہ ٹیکسوں میں زیادتی کیجائے اور مزید قرض بھی لیا ہے۔ وزیر مال کی اس پالیسی کو بہت اہمیت دیگئی ہے۔ کہ مانچوکو میں بصورت تجارت روپیہ لگایا جائے۔ اوکاڈا کابینہ اس کی مخالف تھی:۔

چین میں جنرل چیانگ ان دنوں صوبہ یونن میں سرخ افواج کا قلع قمع کرنے کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس صوبہ میں اس وقت مرکزی افواج کی آٹھ ڈویژن اور ۱۵ فوجی طیارے موجود ہیں۔ نیز ٹینٹ سین میں طلباء کی جاپان کے خلاف شورش میں از سر نو زندگی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ ۲۴ اپریل کو نانکائی یونیورسٹی اور ٹینٹ سین کے سولہ سکولوں نے ہڑتال کر دی۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ ہڑتال سٹوڈنٹس یونین کی اپیل کے نتیجہ میں کی گئی ہے۔ ہڑتال کرنے والوں نے گلیوں میں مظاہرے کئے اور جاپان کے خلاف ہینڈبل تقسیم کئے۔ اس شورش کا انٹرنیشنل سٹوڈنٹ لیگ سے براہ راست تعلق ہے۔ اور سٹوڈنٹ لیگ کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ کمیونسٹ اثر کے نیچے ہے:۔

مسئلہ جہاد کے متعلق مسلمانوں کے دو چوٹی کے علماء کا فیصلہ

مسئلہ جہاد کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے نقطۂ نگاہ کی وضاحت اس سے پیشتر متعدد بار الفضل کے صفحات پر ہو چکی ہے۔ آج اس مسئلہ کے متعلق غیر احمدیوں کے دو ایسے عالموں کا نقطۂ نگاہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو اس وقت بقید حیات اور اپنی قابلیت کے اعتبار سے دنیائے اسلام میں بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں ان میں سے پہلے علامہ شیخ طنطاوی جوہری ہیں۔ جو مصر جدید کے روشن دماغ علماء میں سے ہیں۔ اور علاوہ متعدد علمی اور مذہبی تصانیف کے ایک نہایت بلند پایہ تفسیر قرآن کریم موسوم بہ "الجواہر" کے مصنف ہیں جس میں آپ نے قرآن کریم کے حقائق و معارف کو علوم جدیدہ کی روشنی میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ موصوف نے اپنی کتاب "القرآن والعلوم العصریہ" میں عامۃ المسلمین سے خطاب کرتے ہوئے "معنی الجہاد" کے عنوان کے ماتحت جہاد کا جو مفہوم پیش کیا ہے۔ اس کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ نے کہا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم۔۔۔ واُخریٰ تحبونھا نصر من اللّٰہ وفتح قریب۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے ایک تجارت کا ذکر کر کے اس کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے۔ اور بیان فرمایا ہے کہ یہ تجارت ہمیں عذاب الیم سے نجات عطا کریگی۔ وہ تجارت کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ ہم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائیں۔ اور اپنے مال اور جان سے خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ کہ ہمیں آخرت میں جنت نصیب ہوگی۔ اور دنیا میں فتحمندی۔ خدا تعالیٰ نے ہم سے دو چیزیں طلب کی ہیں۔ اور ان کے بدلے میں دو چیزیں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ایمان اور جہاد طلب کیا ہے۔ اور جنت اور فتحمندی کا وعدہ کیا ہے۔ ایمان کی حقیقت تو عموماً سب جانتے ہیں۔ رہا جہاد سو اس کی تشریح بیان کی جاتی ہے۔ جاہل آدمیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ جہاد صرف کفار سے جنگ کرنے ہی کا نام ہے۔ حالانکہ یہ ہرگز صحیح نہیں۔ جہاد جیسا کہ فقہاء نے صراحت کی ہے۔ صرف دشمن سے جنگ کرنے ہی کا نام نہیں بلکہ اس کا مفہوم تمام ایسے اعمال عامہ کو شامل ہے جن کی غرض صنعت و حرفت کی ترقی۔ زراعت کا فروغ۔ معاشرت کی اصلاح۔ تہذیب نفوس اور اعلائے شان امت وغیرہ ہو۔ ان میں سے ہر ایک جہاد ہے۔ جو دشمنوں کی طرف توپوں اور بندوقوں کا منہ پھیرنے سے کسی صورت میں کم نہیں۔

یقیناً مجاہدین کا لشکر دشمن کے مقابلہ پر کبھی قادر نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کی پشت پر ملک کی باقاعدہ منظم حکومت نہ ہو۔ جو کارخانوں میں لشکر کے لئے سامانِ حرب تیار کرے۔ اور زراعت کے ذریعے۔ فوجیوں کے راشن کا انتظام کرے۔ پس وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ ایک کاشتکار جو زراعت کرتا ہے۔ اور ایک لوہار اور ایک بڑھئی جو آلاتِ حرب طیار کرتا ہے اور ایک باورچی جو مجاہدوں کے لئے کھانا تیار کرتا ہے۔ وہ میدانِ کارزار میں لڑنیوالے مجاہد سے کسی طرح کم اجر کا مستحق ہے۔ وہ حقیقت دین سے بالکل جاہل ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب ایک غزوہ سے واپس ہوئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹتے ہیں کیا اے مسلمانو! یہ اس امر کی دلیل نہیں ہے کہ "جہاد النفس" تلوار لیکر دشمن سے مقاتلہ کرنے سے زیادہ اعلے مرتبہ پر ہے۔ جہاد النفس کیا ہے کسل کو ترک کرنا۔ صنعت و حرفت کو فروغ دینا شانِ امت کو ترقی دینے کی کوشش کرنا۔ مختلف ممالک کی سیر و سیاحت کرنا۔ ترک شر اور تہذیب نفس یہ سب جہاد النفس ہیں۔ پس اپنے نفس کی تہذیب کرنے والا مجاہد ہے صنعت و حرفت کو فروغ دینے والا مجاہد ہے۔ مختلف ممالک کی سیر و سیاحت کرنے والا اس نیت سے کہ اپنے معلومات اور تجربات سے دیگر مسلمانوں کو نفع بخشے۔ مجاہد ہے۔ اور علم حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنے والا مجاہد ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ عالموں کی دوات کی سیاہی شہداء کے خون کے ہم مرتبہ ہے اور خدا کی قسم عالم کا مرتبہ شہید کے مرتبہ سے بہت بڑا ہے۔ کیونکہ عالم ہزارہا انسانوں کے نفوس میں علم و برکت کی کاشت کرتا ہے۔ اس لئے وہ ہزارہا شہداء سے بڑھ کر ہے۔ پس یہ ہیں۔ حقیقی معنی جہاد کے۔ جو ہم نے بیان کئے۔

چونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا جہاد کرنیوالے کے لئے دخول جنت کی ضمانت دی ہے۔ اور وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ایسے مجاہدوں کو دشمن پر غلبہ عطا کریگا۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ یہ جہاد کریں۔ تمام علوم اور وہ صنعتیں سیکھیں جن میں فوجی طیاری۔ آلات صنعت۔ جنگی چالیں اور سیاسیات وغیرہ سب شامل ہیں"۔

دوسرے مشہور عالم مولانا احمد المکنی بابی الکلام آزاد ہیں۔ جن کی ذات تعارف کے لئے کسی زیادہ تشریح و توضیح کی محتاج نہیں۔ دینی امور میں ان کی رائے مسلمانوں میں سند سمجھی جاتی ہے۔ اور ان کی اسی قابلیت کی بنا پر انہیں "امام الہند" کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ موصوف اپنے مشہور اخبار الہلال مورخہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۱۳ء میں حقیقت جہاد کے عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں:۔

"جہاد جہد سے نکلا ہے۔ جس کے معنے سعی۔ تعب۔ کوشش اور کسی کام کے کرنے میں بمقابلہ دشمن صعوبات اٹھانے کے ہیں۔ (استفراغ الوسع فی مدافعۃ العدو ظاھراً او باطناً۔ مفردات امام راغب) دشمن کے حملے کے دفاع میں اپنی پوری طاقت سے کوشش کرنا۔ خواہ وہ دشمن ظاہری حملہ آور ہو۔ جیسے اعداء حق و صداقت و حکام ظالم و جابر یا باطنی جیسے نفس و مظاہر شیطانیہ۔ پس اللہ کی صداقت اور عدل کی راہ میں تکالیف و صعوبات کا اٹھانا۔ انتہائی سعی و کوشش کرنا اور ایثار و فدویت سے کام لینا۔ ظاہراً بھی اور باطناً بھی۔ جہاد مقدس و اقدس ہے۔ پھر یہ خواہ وطن کے لئے ہو۔ خواہ قوم کے لئے۔ علم کی راہ میں ہو۔ یا خدمت انسانیت کے لئے۔ زمین کے کسی خاص محدود حصے کی بھلائی کے لئے ہو۔ یا تمام دُنیا کے لئے ہر حالت میں وہ جہاد ہے اور جس بخت بیدار کو اس کی توفیق ملے۔ وہ مجاہد فی سبیل اللہ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جہاد کو محض قتال کے معنوں میں لینا ہمارے بعض متاخرین مصنفین کی غلطی اور یورپ کے معترضین کی سخت نادانی ہے۔ جہاد ایک لفظ عام ہے۔ اور خود قرآن کریم نے جہاد و قتال کے عموم و خصوص کے فرق کو بار بار نمایاں کیا ہے۔ نیز احادیث و آثار اس بارے میں بکثرت مروی ہیں۔ ہر وہ سعی و کوشش۔ ہر وہ انتہائی جہد۔ ہر راہ عمل کی سختی کی برداشت اور تلاش مقصود کے ابتلاء و مصائب کا تحمل جو حق کے لئے ہو۔ عدل کے لئے ہو۔ انسانیت کے لئے ہو۔ صداقت و حقیقت کے لئے ہو۔ نیکی کے قیام اور بدیوں کے استیصال کی راہ میں ہو۔ جو اللہ کی مرضی کے تابع اور جو شیطان رجیم کی آرزوؤں کے مخالف ہو۔ دراصل جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ پھر خواہ وہ سیاسی ہو۔ یا اخلاقی اور تمہاری اصطلاح میں دینی ہو یا تمدنی۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اس راہ میں پتھر کھائے۔ اور کفر وعصیاں سے بندگانِ الٰہی کو روکا۔ یہ اصلاح اعتقادات و اعمال دینیہ کا جہاد تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے کالدیا کے صنم کدوں سے ارضِ الٰہی کو پاک کیا۔ اور کواکب پرستوں کو دعوتِ توحید دی۔ انہوں نے ان کے جلانے کے لئے آگ سلگائی اور ان کی ہلاکت کے مشورے کئے۔ یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام فراعنہ مصر کی شخصی حکومت اور جابرانہ غلامی کے قلع قمع کے لئے اٹھے۔ یہ ایک پورا پولٹیکل اور سیاسی جہاد تھا۔ مگر یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ تھا۔ حضرت مسیح بنی اسرائیل کے گمشدہ اخلاق کی سراغ میں آئے۔ ظالم یہودیوں نے ان کے مونہہ پر تھوکا۔ اور پیلاطوس کے بے رحم سپاہیوں نے ان کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا۔ یہ ایک اخلاقی جہاد تھا۔ اور اس اخلاقی مجاہد نے اس راہ میں اپنی عظیم قربانی کرکے فی الحقیقت اس کی پوری تکمیل کردی۔ پس یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ تھا۔

حضرت خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام عالم کی ضلالتوں اور تاریکیوں کو دور کرنا چاہا۔ اور اپنی اور اپنی جماعت کے مقدس صحابہ کی زندگی اس راہ میں صرف کردی۔ اس دنیا کے سب سے بڑے خدا نما انسان کا جہاد ہر اصلاح انسانی اور دفع ہر فساد ارضی کے لئے تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

حقیقت جہاد کی طرح جہاد فی سبیل اللہ کے وسائل اور ذرائع بھی عام ہیں۔ اور ان کو صرف تلوار ہی کے قبضہ کے اندر سمجھنا غلطی ہے۔ جہاد دراہ حق میں سعی و کوشش ہے۔ خواہ زبان سے ہو۔ خواہ مال سے خواہ تلوار فاتحانہ سے ہو۔ خواہ خون مظلومیت سے خدا کی سچائی اور انسانی ظلم و استبداد کے انسداد کے لئے اپنے قوتے کا صرف کرنا کسی صورت اور کسی شکل میں ہو۔ داخل و معنی و حقیقت جہاد ہے۔

قرآن کریم میں ہر جگہ جاھدوا باموالکم وانفسکم آیا ہے۔ یعنی جہاد اپنے اموال اور نفوس کے ذریعہ سے کرو۔ نفوس کے جہاد میں ہر طرح کا ذریعہ جہاد آگیا۔ امام احمد ابوداؤد۔ نسائی اور ابن حبان وغیرہم نے حضرت انس سے روایت کی ہے۔ کہ جاھدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم جہاد کرو اپنے مال سے اپنی جان سے اور بذریعہ اپنی زبان کے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جہاد نہ صرف جان و مال بلکہ زبان سے بھی ہوتا ہے۔ فی الحقیقت جہاد لسانی اشرف ترین جہاد ہے۔ اس سے مقصود بذریعہ مواعظ و خطب اور بوسیلہ تقریر و کلام کے لوگوں کو دعوت الٰہیہ دینا۔ ظلم و جبر شخصیت و استبداد کا رد اور قلع قمع کرنا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور وہ تمام اشاعت تعالیم حقہ۔ اور نشر و اعلان حق صداقت جو بذریعہ تقریروں عام جلسوں اور مجالس مواعظ و خطب کے عمل میں آئے ۔۔۔۔۔۔ جہاد کی حقیقت سے تم پر واضح ہوگیا ہوگا۔ کہ اشرف و اعلیٰ جہاد جہاد لسان و قلم ہے۔ کہ بنیاد جمیع مجاہدات مقدسہ کی یہی ہے۔

دنیائے اسلام کے دو چوٹی کے ان عالموں کی جہاد کے مفہوم کے متعلق تشریح و توضیح ناظرین کے سامنے ہے۔ اب وہ خود فیصلہ کرلیں۔ کہ عامۃ المسلمین اور علماء سو کا جماعت احمدیہ پر یہ الزام کہ یہ لوگ جہاد کے منکر ہیں۔ کہاں تک درست ہے۔

خاکسار میر اللہ بخش تسنیم

حصہ وصیت میں اضافہ

شیخ احمد علی صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر داؤد خیل نے یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۳ حصہ آمد دینا شروع کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو نیکی میں اور بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوسرے اصحاب کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ ۱/۱۰ حصہ کم از کم قربانی ہے۔ مومن کو زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

ایک خبر رساں ایجنسی سے "الفضل" کے لئے حاصل کردہ معلومات

فلسطین کی افسوسناک صورت حالات

تل ابیب (بذریعہ ہوائی ڈاک) فلسطین کے عربوں کی عام ہڑتال جو حکومت کی پالیسی اور بعض شرانگیز یہودیوں کے پیدا کردہ فسادات کے خلاف بطور احتجاج شروع کی گئی تھی۔ ابھی تک جاری ہے۔ اور گذشتہ ہفتہ ہڑتال کے باعث میل لوانت انتہائی مشکلات کے بعد شروع ہوا۔

صورت حالات لحظہ بہ لحظہ نزاکت اختیار کررہی ہے۔ ملک کے مختلف حصوں میں بم پھٹ رہے ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ عربوں کے مرکز یافہ اور یہودیوں کے مرکز تل ابیب میں عناد کی بڑھتی ہوئی رو کو روکنے کے لئے پولیس اور فوج کو زبردست انتظام کرنے پڑے ہیں۔ اس وقت تک دس ہزار یہود جو ملک کے مختلف حصوں سے فرار کرآئے ہیں بشہر تل ابیب میں اقامت گزیں ہیں۔ اور پولیس کی حفاظت میں پناہ لے رہے ہیں

یہودیوں کی مجوزہ عالمگیر کانگرس

پیرس (بذریعہ ہوائی ڈاک) اخبار مانچسٹر گارڈین کا نامہ نگار متعینہ پیرس لکھتا ہے۔ یہودیوں کی عالمگیر کانگرس جس کے انعقاد کی تجویز گذشتہ دو سال سے زیر بحث ہے۔ عربوں کی مخالفت کے پیش نظر اس موسم گرما میں منعقد ہوگی یہودی وفد کی مجلس عاملہ نے گذشتہ اجلاس میں فیصلہ کیا تھا۔ کہ آئندہ اگست میں اس کانگرس کے انعقاد کے لئے تیاریاں کی جائیں۔ مقام کے متعلق ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ لیکن امید کی جاتی ہے۔ کہ کانگرس جنیوا میں منعقد ہوگی۔

کانگرس کے انعقاد کا اصل مقصد یہ ہے کہ یہودیوں کی مستقل نمائندہ جماعت قائم کی جائے۔ جو مسائل قومی مثلاً جرمن کے یہودیوں کو شہری حقوق دلانے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں یہودیوں کی مخالفت کی مدافعت اور خصوصاً فلسطین اور دوسرے ممالک میں یہودیوں کے داخلہ اور نوآبادیاں قائم کرنے کے متعلق ضروری اقدام کرے۔

درہ دانیال کے استحکامات اور یونان

ایتھنز (بذریعہ ہوائی ڈاک) ایک یونانی اخبار لکھتا ہے۔ حکومت ترکیہ کی طرف سے درہ دانیال کی قلعہ بندی کرنے کی درخواست نے یونان کی پوزیشن کو نہایت مشکل بنادیا ہے۔ اصولی طور پر ترکی غیر مصاف علاقہ پر اپنا تسلط قائم کرنے کی کوشش یونان کے لئے وجہ اعتراض نہیں ہوسکتی۔ لیکن اس کے متعلق یونان کی رضامندی دوسری حکومتوں کو اس بات پر آمادہ کردے گی۔ کہ وہ اپنے اپنے مقبوضات کی از سر نو ترمیم کا مطالبہ کریں۔ اور اس طرح ہمارا ملکی استحکام خطرہ میں پڑجائے گا۔ اور یہ بات کہ یونان کی رضامندی کے عوض میں یونان بھی اپنے جزائر کی قلعہ بندی کرسکے گا۔ اس کے لئے زیادہ تسلی کا موجب نہیں ہوسکتی۔ جزائر مٹسلین۔ ساموس۔ لیکوس۔ اور اکاریہ کے استحکامات کا مسئلہ صرف یونان اور ترکیہ کی

احراری امیر شریعت کے اخلاقی تسفل پر دو آنسو

دوش از مسجد سوئے میخانہ آمد پیر ما
چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

(از جناب سید عظمت علی صاحب واسطی بی۔ اے پلیڈر کرنال)

زمیندار مورخہ ۲۰ مئی نظر سے گزرا۔

اس میں احراری امیر شریعت (افسوس ہے۔ میں آج یہ فقرہ لکھنے پر مجبور ہوا۔ ورنہ اس سے پہلے میں مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ مگر آج کی اطلاع سے میں اپنا نظریہ بدلنے پر مجبور ہو گیا ہوں) کے "ملفوظات گرامی" ناچار پڑھنے پڑے اس قسم کی ہزلیات اور یاوہ گوئیاں جو شعائر اسلام سے دور کا رشتہ بھی نہیں رکھتیں اور جو انسانیت کے پاس سے ہو کر بھی نہیں گزرتیں۔ جو شرافت کی ہوا تک سے کوسوں دور ہیں۔ جو شریعت کے بدترین منافی ہیں۔ لیکن جو مجلس احرار کے امیر شریعت یا ان کے مؤقر "مجاہد" کی من بھاتی غذا ہیں۔ ان کے نزدیک عین شرافت ہیں۔ ان کے لئے قطعی جائز و مباح ہیں۔ اس قسم کے ملفوظات یا اس سے بھی زیادہ دور افتادہ ارشادات ایک قطعی شعائر اسلام کے مطابق ہو سکتے ہیں اور اس پر کوئی مسلمان یا مہذب دنیا کا فرد پیشانی پر بل تک نہیں لا سکتا۔ چہ جائیکہ اس کے خلاف کوئی آواز بلند کر سکے۔ کیونکہ آج اگر قوم کی رہنما ہے تو مجلس احرار۔ قوم کی آواز چہار دانگ عالم میں پہنچانے کی علمبردار ہے تو یہی مجلس احرار ہے غرض اگر احرار نہ ہوں تو مسلمان کا وجود ہی باقی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مجلس احرار ایک اخلاق مجسم ہے۔ اس کے امیر اخلاق کا مجسمہ ہیں شعائر اسلام کے پابند ہیں۔ اگر کوئی حامی شرافت شریعت کے علمبرداروں سے ذرا اختلاف کرے یا مجلس احرار کے مقابلہ میں جب کہ مجلس احرار ۲ + ۳ = ۵ کہہ رہی ہے اسے صحیح کر دے۔ اور دبی زبان سے کہہ دے کہ نہیں جناب ہم ہوتے ہیں تو ایک دم فتوئی لگ جاتا ہے کہ مرزائی ہے۔ نکال دو ملعون کو۔ دنیا سے نیست و نابود کر دو۔ دائرہ اسلام سے خارج کر دو اگر یہ نہیں ہو سکتا۔ تو اسے گالیاں دو۔ "اخبار" میں اس کے خلاف لکھو۔ اور بس غریب مسلمان تو کہیں کا نہ رہا۔ خواہ وہ کتنا ہی صدق سے مسلمان ہو۔ مرزائی سے نفرت کرتا ہو۔ مرزا کو کافر سمجھتا ہو۔ وغیرہ وہ اسلام سے خارج امت احمد مرسل خاتم النبیین صلعم سے خارج ہے۔ دوزخی ہے۔ نعوذ باللہ۔

مجھے قبلہ ظفر الملت سے تین دن متواتر ملاقات کا شرف حاصل رہا۔ بلکہ بیشتر زیادہ وقت ان کی خدمت میں گزرا۔ اس عرصہ میں قریباً ہر موضوع پر مکمل و مدلل بحث ہوئی۔ احرار کے متعلق ظفر الملت نے سوائے اس کے کچھ نہیں فرمایا۔ کہ احرار ایک باوقار جماعت ہے۔ اس کی گزشتہ خدمات حقیقتاً قابل داد ہیں۔ اس کے "کرتا دھرتا" اچھے اخلاق کے افراد ہیں۔ باثر ہیں۔ لیکن ان کا رویہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں سخت قابل گرفت ہے اگر وہ اپنے رویہ پر نادم اور حملہ "مسلمانان سے معافی خواہ ہو جاویں۔ علی الاعلان اظہار ندامت کر دیں یہ سب مسلمانوں سے "ظفر" سے نہیں۔ اتحاد ملت سے نہیں۔ اپنے رویہ پر پشیمان ہو جاویں۔ تو آج بھی وہ ملت کی قیادت کر سکتے ہیں"۔ آپ نے ایک لفظ بھی ایسا نہیں کہا جو کسی طور قابل گرفت ہو۔ لیکن یہاں ایک ایک فرد چن چن کر جو صحیح راستہ کی طرف مسلمانوں کو لاتا ہے۔ ان کو ان کی بزدلی سے دور کرنا چاہتا ہے۔ ان کو صحیح اسلام کا جذبہ بتلاتا ہے۔ احرار نے اس سے بڑھ کر ان کے امیر شریعت نے جسے اخلاق کا مجسمہ ہونا چاہیئے تھا۔ جسے شریعت پر اس طرح کا رہنما ہونا چاہیئے تھا کہ دنیا کے سامنے مثال ہوتا اس قسم کے ارشادات فرمائے ہیں۔ کہ الامان والحفیظ۔ میں نے مجاہد کو پڑھنا محض اس لئے ترک کر دیا ہے کہ اس میں اس قسم کے ارشادات ہوتے ہیں۔ اور اس قسم کا "اخلاق عظیم" جھلکتا ہے۔ اے دلائے بر حال ما مسلمان کیوں دنیا میں ذلیل ہوا۔ اس لئے نہیں کہ اس نے شعائر اللہ کو چھوڑ دیا۔ اس لئے نہیں کہ عام مسلمان غیر اللہ کے سامنے جھکنے لگا۔ نہیں بلکہ اس کے امیر اس کے علماء اس کے زعماء نے اسلام سے دوری اختیار کر بیٹھنے کے باوجود مسلمان کو یہ دھوکہ دیا کہ وہ مسلمان ہیں۔ اور اس کے صحیح لیڈر ہیں۔ اس کی ناموس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس کا بول بالا کرتے ہیں۔ غرض مسلمان کو اس قعر مذلت میں گرایا۔ کہ آج "مسجد" مسلمان کے سامنے شہید ہو جاتی ہے۔ نادار مسلمان "مسجد" کے حصول کے لئے جان دے دیتا ہے۔ جیل کی صعوبتیں جھیلنے کو عین راحت سمجھتا ہے عام مسلمان اس واقعہ ہائلہ سے متاثر ہوتا ہے۔ اس کے حصول کے لئے جان تک دینے سے دریغ نہیں کرتا۔ لیکن نام نہاد امیر کے منہ میں یہ زبان باقی رہتی ہے کہ وہ مسجد شہید گنج کو "دوسری مسجد ضرار" قرار دے دے۔ مجلس اتحاد ملت کو جو مسجد کے حصول کے لئے مسلمانوں کو متحد کرتی ہے۔ مسلمانوں کے گزشتہ کو واپس لانے کے لئے جد وجہد کرتی ہے مسلمان کو سچا مسلمان بنانے کے لئے اسے صحیح راستہ دکھاتی ہے۔ اور پھر اس میں مسلمان جوق درجوق شریک ہو رہے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان اس کے ممبر بن چکے ہیں۔ اسے منافقین کے گروہ سے تعبیر کر سکے۔ ذاتی حملہ محض اس بنا پر کر سکے کہ اس کو روک سکے۔ غلط راستے سے متنبہ کر دیا گیا ہے۔ اس کو بتا دیا گیا ہے۔ کہ اس کا رویہ (نام نہاد لیڈر کا) اسلام کے منافی ہے۔ الامان۔ الامان امیر شریعت ہوتے کا دعویدار مسلمان کو "بے دین" "بے ایمان" کہتے میں ذرا باک نہیں رکھتے۔ افسوس! مسلمان اس کے باوجود بھی جوش میں نہیں آتا اور اس قسم کے حملے سن کر خاموش رہتا ہے۔ اسلام کی غیرت۔ مسلمان کا جوش غیرت کیا ہوا کہ وہ ایسے امیر شریعت کو کیوں اس وقت تک امیر شریعت بنا رہنے دیتا ہے۔ مسلمانان کرنال قطعی ایسے شخص کو امیر شریعت نہیں سمجھتے۔ اور وہ باواز دہل اس کی کوئی عزت کرنے کو تیار نہیں۔ جو اس آزادی سے گالیاں دے سکتا ہے۔ بیک جنبش قلم ایسے الفاظ اپنے منہ سے نکال سکتا ہے۔ جو شرافت و اخلاق سے دور کا واسطہ بھی نہیں رکھتے۔

مجلس اتحاد ملت نے بھی اس کے متعلق قرار داد منظور کی ہے۔ عام جلسہ میں بھی یہ قرار داد مستقبل قریب میں پیش ہونے والی ہے اور کیا عرض کروں مجلس اتحاد ملت کے مکمل لٹریچر کی ہمیں بہت جلد ضرورت ہے۔ براہ کرم اس کے متعلق بھی ہدایات جاری فرمائیے۔

(زمیندار ۲۳ مئی)

مسجد شہید گنج اور مزار حضرت کاکو شاہ کے مقدمہ کا افسوسناک فیصلہ

مسلمانوں کا مسجد میں عبادت کرنے کا دعویٰ رد کر دیا گیا!

اور

مزار شاہ کاکو کو غیر ثابت شدہ قرار دے دیا

لاہور ۲۷ مئی - آج مقدمات مزار کاکو شاہ اور شہید گنج کا فیصلہ سننے کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں سکھ اور مسلمان سیشن کورٹ کے باہر جمع تھے۔

مقدمہ شہید گنج کا فیصلہ

دیوانی مقدمہ شہید گنج کا فیصلہ ۷۰ فلسکیپ سائز کے صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں جج نے واقعات اور قانونی نکات پر طویل بحث کی ہے۔ شہید گنج ایجی ٹیشن کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ یہ امر مسلمہ ہے کہ ۷ر جولائی ۱۹۳۵ء سے پہلے جائے متنازعہ پر تین گنبدوں والی ایک عمارت کھڑی تھی۔ جسے ۷-۸ جولائی کی درمیانی شب کو منہدم کر دیا گیا۔ اس کی وجہ سے لاہور میں فرقہ وارانہ مظاہرے اور فسادات رونما ہوئے۔ آخر ۳۰ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو یہ دعوےٰ دائر کیا گیا۔ مدعیان میں مسمار شدہ مسجد بھی شامل تھی۔ جسے ایک قانونی شخص قرار دیا گیا تھا۔ اور اس کے علاوہ ۱۷ دیگر اشخاص تھے۔ جن میں نابالغ اور پردہ نشین عورتیں بھی شامل تھیں۔ دعوےٰ یہ تھا۔ کہ جائے متنازعہ اٹھارویں صدی عیسوی کے شروع میں بطور مسجد کے وقف کی گئی تھی اس لئے وہ ہمیشہ کے لئے مسجد ہے۔ مدعیان تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس پر ڈیڑھ سو سال سے سکھوں کا قبضہ ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں۔ کہ اس بات کے باوجود مسجد کی حیثیت میں فرق نہیں آیا۔ اور مسلمانوں کو اس میں نماز پڑھنے کا حق ملنا چاہیئے۔ سکھ مدعاعلیہم یہ کہتے ہیں۔ کہ عمارت متنازعہ مسجد نہیں ہے۔ لیکن تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ سکھوں کے زمانہ سے پہلے تعمیر ہوئی تھی۔ ان کا بیان ہے۔ کہ اس میں سکھوں کو زبردستی مسلمان بنایا جاتا تھا اور جو مسلمان نہیں بنتا تھا۔ اسے قتل کر دیا جاتا تھا۔ اور نیز یہ کہ چونکہ یہ عمارت دیر سے ان کے قبضہ ہے۔ اس لئے اب یہ ان کا قبضہ مخالفانہ ہے۔ اور دعوےٰ زائد المیعاد ہے۔

اس کے بعد جج موصوف نے شہادت کو جو فریقین کی جانب سے پیش کی گئی مختصر اً دہرایا اور تنقیحات پر فرداً فرداً بحث کی۔ آپ نے پہلے تنقیح نمبر ۵ کو لیا۔ یعنی آیا جائے متنازعہ اصل میں بطور مسجد وقف کی گئی تھی۔ یا نہیں۔ آپ نے اس وقف نامے کو جو مرزا فلک بیگ نے ۱۷۲۲ء میں کیا تھا۔ درست تسلیم کرتے ہوئے باقی تمام دستاویزات کا ذکر کیا۔ جن میں عمارت متنازعہ کو مسجد دکھایا گیا تھا۔ اور اس تنقید پر یہ فیصلہ دیا۔ کہ جائے متنازعہ شروع میں مسجد تھی۔ اور سکھوں کے قبضہ میں آنے تک بطور مسجد استعمال ہوتی رہی۔ آپ نے سکھوں کے اس نظریے کو ناقابل تسلیم قرار دیا۔ کہ جائے متنازعہ قتل گاہ تھی۔ اس بات کی کافی شہادت موجود ہے۔ کہ عمارت متنازعہ سکھوں کو قتل کرنے سے پہلے موجود تھی۔ اس لئے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ قتل شدہ سکھوں کی ہڈیاں ایک کھڑی عمارت کی بنیادوں میں کیسے داخل ہو گئیں۔

اس امر کو تسلیم کرنے کے بعد کہ جائے متنازعہ مسجد تھی۔ اور سکھوں کے قبضہ کرنے تک بطور مسجد کے استعمال ہوتی رہی۔ جج موصوف نے مسلمانوں کی طرف سے پیش کردہ اس شہادت کو تسلیم نہیں کیا۔ کہ سکھوں کے قبضہ کے دوران میں بھی مسلمان وقتاً فوقتاً نماز ادا کرتے رہے ہیں۔ آپ نے لکھا کہ یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ آج سے تقریباً پچاس سال پہلے تک اس مسجد میں گرنتھ صاحب کا پاٹھ ہوتا تھا۔ اس کے بعد گرنتھ صاحب کو وہاں سے ہٹا دیا گیا۔ اور مہنتوں نے عمارت متنازعہ کو خالص دنیاوی استعمال کے لئے رکھا۔ اس میں کرایہ دار رکھے گئے۔ بھوسہ جمع کیا گیا۔ اور غلاظت جمع ہوتی رہی۔ اس لئے عمارت متنازعہ ایسی حالت میں نہ تھی۔ کہ اس میں نماز ادا ہو سکے۔

اس کے بعد آپ نے تنقیح نمبر ۱ کو لیا۔ کہ آیا مسجد ایک قانونی شخص ہے۔ اور اس پر آپ نے فیصلہ دیا۔ کہ مسجد جائداد کی مالک ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ ایک قانونی شخص کی حیثیت رکھتی ہے۔

تنقیح نمبر ۲ یہ تھی۔ کہ آیا قبضے کا دعوےٰ کئے بغیر نماز پڑھنے کا حق ادا ہو سکتا ہے۔ آپ نے فیصلہ کیا۔ کہ ہو سکتا ہے۔ قبضہ خواہ سکھوں کے پاس رہے۔ اس کے باوجود دعوےٰ دائر کرنے میں کوئی قانونی نقص نہیں ہے۔

تنقیح نمبر ۴ یہ تھی۔ کہ آیا مسجد مذکور کو گوردوارہ بھائی تارو سنگھ کی جائداد میں شامل کرنے کے لئے جو نوٹیفکیشن حکومت کی جانب سے ۲۲ر دسمبر ۱۹۲۵ء کو جاری کیا گیا۔ وہ سکھوں نے دھوکہ سے جاری کرایا۔ اس نوٹیفکیشن میں مسجد کو شہید گنج سنگھیاں دکھایا گیا تھا۔ جج نے تسلیم کیا۔ کہ اس سے پہلے یہ نام ریکارڈ میں نہیں آیا۔ لیکن آپ کی رائے میں سکھوں کو یہ حق حاصل تھا۔ کہ وہ اپنے نقطۂ نگاہ کے مطابق جس چیز کو مسجد تسلیم نہیں کرتے اسے مسجد نہ لکھوائیں۔ اس میں دھوکے یا فریب کی کوئی بات نہیں۔

تنقیح نمبر ۳ یہ تھی کہ آیا پہلے فیصلے یا گوردوارہ ایکٹ کی دفعات موجودہ دعوےٰ کے راستے میں حائل ہیں۔ یا نہیں۔ جج نے ان مقدمات کا ذکر کرتے ہوئے جو ۱۸۵۰ء و ۱۸۸۳ء کے درمیان اسی مسجد کے متعلق ہو چکے تھے۔ یہ فیصلہ کیا۔ کہ یہ مقدمات موجودہ دعوےٰ کے راستہ میں حائل نہیں۔ لیکن جج نے قرار دیا کہ گوردوارہ ایکٹ کی دفعات ۲۵ و ۳۶ و ۳۷ اور گوردوارہ ٹربیونل کا فیصلہ موجودہ دعوےٰ کے راستہ میں حائل ہے۔

یہ سوال کہ آیا دعوےٰ میعاد کے اندر ہے یا سکھوں کا قبضہ مخالفانہ قانوناً جائز ہے۔ تنقیحات نمبر ۷ و ۸ میں تھا۔ جج نے یہ قرار دیا۔ کہ مسجد کو خواہ قانونی شخص قرار دیا جائے۔ یا خدا کی ملکیت وہ قوانین موتول میں یہ قانون میعاد سے آزاد نہیں ہوتی۔ خالص اسلامی

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔ پی وسرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ **سکول آف الیکٹریشنز لدھیانہ** ہے۔ جو گورنمنٹ ریگنگ نیز ڈیمی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی رعایت کر دی ہے۔ جو ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت

مینیجر

محافظ جنین

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ تشنج۔ ورد پسلی یا نمونیہ۔ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے یہ دلوں کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر للعہ روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

امراض پوشیدہ اور امراض دیرینہ

ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ منہ علاج اور انجکشن سے بیماری کو بجپ ۔ نہ بنایئے۔ انجکشن سے مرض خطرناک صورت میں ظاہر ہوتا ہے اگر آپ کسی مرض میں مبتلا پاویں۔ تو میرا تعارف کراد یجئے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی چتوڑ گڑھ۔ میواڑ

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے جس کے بر وقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول ڈاک عہ صرف۔

مینیجر شفاخانہ دلپذیر۔ قادیان

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ سرموں کا سرتاج نہایت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش ناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھراتا۔ سرخی وغیرہ کو دور کر کے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔ نمونہ ہر کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان۔ پنجاب

ہسٹیریا کا مکمل علاج

رئیس الاطبا طبیب حاذق علامہ حکیم ڈاکٹر فیضی ایل۔ ایچ۔ ایم۔ ایس میڈیکل سرجن نجیب آبادی کی **راحت جان گولیاں** عورتوں اور مردوں کے مرض ہسٹیریا میں ہر عمر ہر مزاج اور ہر موسم میں یکساں طور پر فائدہ مند ہیں۔ دل و دماغ جگر معدہ اور اعصاب کو تقویت دیتی ہیں اختلاج القلب کابوس اور مراق میں ازبس مفید ہیں۔ فی شیشی للعہ ملنے کا پتہ:۔

مینیجر ایسٹ اینڈ ویسٹ میڈیسن کمپنی جوہر بلڈنگ کٹڑہ شیر سنگھ کھنہ امرتسر

”ھر قسم کا کٹ پیس“

ہم سے خریدیئے۔ ہماری قیمتیں مناسب اور مال تازہ آیا ہوا اور نہایت اچھا ہوگا۔ ہم براہ راست یورپ امریکہ اور جاپان سے مال منگاتے ہیں ایک مرتبہ منگانے سے آپ مستقل خریدار بن جائیں گے۔ پتہ:۔

وسٹرن امپوٹرز لمیٹڈ جینا بائی بلڈنگ مسجد بندر روڈ بمبئی نمبر ۳

Western Importers Limited
Jena Bai Biulding 3
Masjid. Bunder Road Bombay.

وصیت نمبر ۵۳۵

منکہ بیگم بی بی زوجہ میاں فضل دین صاحب قوم قریشی عمر ۵۰ سالہ تاریخ بیعت جون ۱۹۳۵ء ساکن چوہدری والہ ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد سوائے زیورات قیمتی مبلغ ۱۱۵/- روپے کے اور کوئی نہیں۔ زیورات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) ہس چاندی ۲۵/- روپیہ۔ (۲) چوڑیاں چاندی ۲۰/- روپیہ (۳) ڈنڈیاں سونا ۲۰/- روپیہ (۴) انام سونا ۱۵/- روپیہ (۵) چھلی سونا ۱۵/- روپیہ۔ کل میزان ۱۱۵/-

میں اس زیور کی قیمت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس جائداد کے علاوہ بوقت وفات جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا۔ بیگم بی بی زوجہ میاں فضل دین صاحب

گواہ شد:۔ عبدالرحیم پسر چوہدری دین محمد صاحب ذیلدار

گواہ شد:۔ حسن محمد پسر موصیہ

کاتب الحروف:۔ محمد حسین

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سندر ولد شری ذات ہنجرا سکنہ چک ۱۹۹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۵-۶-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے:

تحریر مورخہ ۱۵-۵-۳۶۔ دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رمضان ولد بخش ذات چشتی سکنہ سروالہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۶-۶-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۵-۵-۳۶

دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سوہنا، ہند، واجہ، ولد جہانہ ذات ماہوں سکنہ بھوانہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۶-۶-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸-۵-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسماۃ جنتاں بیوہ خان محمد ذات قاضی سکنہ کوٹ قاضی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۶-۶-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸-۵-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی شیر محمد ولد محمد ذات بلوچ سکنہ چک نمبر ۲۴۰ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۶-۶-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸-۵-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی خدا بخش ولد پیر بخش ذات چشتی سکنہ سروالہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۶-۶-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۵-۵-۳۶

دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد ولد آگا ولد برہانہ ذات ماہوں سکنہ بھوانہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۶-۶-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸-۵-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی خان ولد صابو ذات مرہکا سکنہ ددے تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۶-۶-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸-۵-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی فتح خان ولد صالح خان ذات چشتی سکنہ سروالہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۱-۶-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۵-۵-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی قرضہ بورڈ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی کرم وغیرہ ولد شیخ احمد ذات پاولی سکنہ لالیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۶-۶-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸-۵-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی قرضہ قواعد ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد شاہ ولد محمد شاہ ذات سید سکنہ ساگترہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۶-۶-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض و دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸-۵-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی قرضہ قواعد ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی اللہ دتا ولد دلیا ذات بلوچ سکنہ چک نمبر ۱۶۲ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۵-۶-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸-۵-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی قرضہ قواعد ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

قاہرہ ۲۵ مئی۔ آج وزیر اعظم مصر مصطفیٰ نحاس پاشا نے نئی پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے بادشاہ کی طرف سے تقریر کے دوران میں اعلان کیا۔ کہ برطانیہ اور مصر کے درمیان گفت و شنید نہایت اچھی طرح جاری ہے اور امید ہے کہ بہت جلد باعزت سمجھوتہ ہو جائے گا۔ جس میں مصر کی آزادی بھی ہوگی۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات بھی مضبوط ہو جائیں گے۔ وزیر اعظم نے ۱۹۳۰ء کے بعد کے تمام سیاسی قیدیوں کے متعلق سوائے ان کے جنہیں قتل کے الزام میں سزا ہوئی۔ عام معافی کا اعلان بھی کیا۔

بیت المقدس ۲۵ مئی۔ فلسطین میں برطانوی مال کے مقاطعہ کی تحریک کے علاوہ تحریک عدم ادائیگی لگان کا آغاز بھی ہو گیا ہے اور عربوں نے لگان دینے سے انکار کر دیا ہے پولیس نے متعدد زمینداروں کی جائدادیں ضبط کر لی ہیں۔

بیت المقدس ۲۵ مئی۔ انگریز فوجیوں کے قبرستان میں ایک یہودی کی لاش پائی گئی عرب عورتوں نے پولیس والوں پر پتھر برسائے ایک انگریز سپاہی مجروح ہوا۔ پولیس نے خواتین کے سروں کے اوپر فائر کئے۔ ایک خاتون ہلاک ہو گئی۔ عرب کشتیوں پر سے یہودیوں کے جہاز پر بم پھینکے گئے۔ یہ جہاز حدود فلسطین سے باہر کھلے سمندر میں تھا۔ اور یافہ کی طرف آرہا تھا۔ پولیس نے عرب کشتیوں کو گرفتار کر لیا

لاہور ۲۵ مئی۔ شاہی مسجد میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس میں مقدمہ مسجد شہید گنج کے فیصلہ کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ مولوی ظفر علی خان نے ایک قرارداد پیش کی۔ جس میں فیصلہ کے خلاف اظہار رنج کرتے ہوئے اسے شریعت اسلامیہ کے منافی قرار دیا۔ اور لوگوں سے اپیل کی کہ وہ متحد ہو جائیں۔

حیفا ۲۵ مئی۔ حیفا کے لکڑی کے ذخائر میں آگ لگ گئی۔ اور دفعۃً تمام دکانوں میں پھیل گئی۔ جس سے ہزاروں روپیہ کا نقصان ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آگ یکایک لگ گئی۔ آگ بجھانے والے انجن فوراً موقع پر پہنچ گئے۔ تین چار گھنٹے کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پا لیا گیا۔

القدس ۲۵ مئی۔ عربوں کا ایک عظیم الشان اجلاس ہوا۔ جس میں لارڈ بلفور کی تجاویز کے خلاف زبردست تقاریر کی گئیں۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ بالفور کے اعلان کو مسترد کر دیا جائے۔

لاہور ۲۵ مئی۔ آج جونہی مسلمانان لاہور مقدمہ مسجد شہید گنج کے فیصلہ سے آگاہ ہوئے تمام شہر میں افسردگی چھا گئی۔ اور مسلمانوں نے خود بخود کاروبار بند کر دیا۔ اور شاہی مسجد میں اجتماع شروع ہو گیا۔ مولوی ظفر علی خان نے اطلاع پاتے ہی شاہی مسجد میں جا کر مسلمانوں کو پُرامن رہنے کی تلقین کی۔

بیت المقدس ۲۵ مئی۔ ایک برقیہ مظہر ہے۔ کہ بیت المقدس میں ایک برطانی فوجی کو قتل کر دیا گیا۔ واقعات یہ ہیں۔ کہ عربوں کے ایک ہجوم نے جیل پر حملہ بولنا چاہا۔ لیکن فوجی دستے فوراً وہاں پہنچ گئے۔ حملہ آور بھاگ گئے انہوں نے پہاڑی کے دامن سے گولیاں برسائیں۔ جس سے ایک برطانوی سپاہی ہلاک ہو گیا۔ دو عرب ہلاک اور چار مجروح ہوئے۔ پولیس اور عربوں میں آزادانہ طور پر گولیوں سے مقابلہ ہوا۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ مسٹر تھامس وزیر نو آبادیات کابینہ سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ مسٹر تھامس نے وزیر اعظم کو استعفیٰ کی درخواست کے ضمن میں جو خط لکھا۔ اس میں انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ بجٹ کے متعلق جو تحقیقاتی ٹریبونل مقرر کیا گیا تھا۔ اس کی رپورٹ اور تحقیقات کے نتائج سے بے نیاز ہو کر میں مستعفی ہوتا ہوں میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ٹریبونل مجھے بدنام کر رہا ہے۔

قصور ۲۵ مئی۔ قصور میں ایک انگریز کی دکان میں یک لخت آگ لگ گئی جس کی وجہ سے تقریباً دس دکانیں جل کر راکھ ہو گئیں نقصان کا اندازہ بیس ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے آگ بجھانے کی کوشش میں متعدد اشخاص ہلاک ہو گئے۔

بیت المقدس ۲۵ مئی۔ شہر میں ہنگامہ ہو گیا۔ نوجوان عربوں کی ایک مشتعل جماعت نے ٹیلیفون کے تار کاٹ دئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ القدس اور اریحا کے درمیان یہ سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ برطانوی دفاتر کے ٹیلیفون کے تار بھی کاٹ دئے گئے ہیں۔ پولیس نے پچیس نوجوانوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

پیرس ۲۵ مئی۔ مولینی نے ایک نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ میں برطانیہ سے کچھ نہیں چاہتا۔ میں اسے ہر قسم کا اطمینان دلانے کے لئے تیار ہوں۔ یہ جواب مولینی نے اس استفسار پر دیا۔ کہ آیا وہ برطانیہ کو اس بات کا اطمینان دلانے کے لئے تیار ہے کہ وہ مشرقی افریقہ کے برطانوی مقبوضات یا مصر پر حملہ نہیں کریں گے۔ اس پر مولینی نے کہا۔ کہ وہ اس بات کے لئے انتہائی کوشش کریں گے۔ کہ جنگ نہ چھڑے۔ لیکن صلح اس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ کہ ہر قوم حد سے تجاوز نہ کرے مزید کہا۔ کہ اطالیہ مجلس اقوام میں رہنا چاہتا ہے مگر اس کی اعانت کو ناممکن نہ بنا دیا جائے۔

لکھنؤ ۲۵ مئی۔ لکھنؤ میں مزدوروں کی ہڑتال کے سلسلہ میں دو لیڈروں کی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

پٹنہ ۲۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ بہار نے دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کے ماتحت ایک ہندو کی کتاب بنام "اسلامی بہشت کی کیفیت" کو ضبط قرار دیا ہے۔

بیت المقدس ۲۵ مئی۔ القدس میں قومی تحریک روز بروز ترقی پکڑ رہی ہے۔ ملک کے ہر گوشہ میں قومی تحریک کے لئے نوجوانانِ وطن بڑی سرگرمیوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ملک کے اکثر باشندے ان کی سرگرمیوں سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

کلکتہ ۲۵ مئی۔ آئندہ انتخابات میں مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں کی ایک متحدہ پارٹی قائم ہو گئی ہے اسی طرح آئندہ کام کے متعلق لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔

اجمیر ۲۵ مئی۔ کل اجمیر ریلوے سٹیشن کے ایک کیبن مین نے بڑی ہوشیاری سے دو ٹرینوں کے درمیان تصادم کو روک لیا۔ ورنہ ان کی ٹکر سے متعدد آدمی ہلاک ہوتے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک مال گاڑی کا ڈرائیور سگنل کو نظر انداز کرتے ہوئے گاڑی کو یارڈ کی طرف لا رہا تھا۔ کیبن مین نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے راستے کا کانٹا بدل دیا۔ جس سے گاڑی کا رخ ایک خالی پلیٹ فارم کی طرف پھر گیا۔

شملہ ۲۵ مئی۔ آج وائسرائے اور لیڈی لنلتھگو نے مقامی بلدیہ کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا معائنہ کیا۔ اور سکول کے متعلق طلبا اور طالبات میں دودھ تقسیم ہوتے ہوئے دیکھا دودھ پلانے کی سکیم بلدیہ شہر نے تجربہ کے طور پر تین ماہ کے لئے شروع کر رکھی ہے۔

پیرس ۲۵ مئی۔ ایک کھیل "ہٹلر" نامی گذشتہ دنوں سے ایک مقامی تماشگاہ میں دکھایا جا رہا تھا۔ مگر وزیر اعظم کے ایک حکم امتناعی سے بند کر دیا گیا۔ کھیل میں ہر ہٹلر کی زندگی کے واقعات کو دکھایا گیا تھا۔

دہلی ۲۵ مئی۔ سکرٹری شردہانند دلت ادہار سبھا نے بیان کیا ہے۔ کہ تحصیل ہانسی کے متعدد دیہات کے اچھوت اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے مظالم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے عنقریب اسلام قبول کر لیں گے۔

حیفا ۲۵ مئی۔ شاہ نجاشی کی روانگی سے چند منٹ قبل ساحل کے کنارے سینما کے پاس ایک بم پھینکا گیا۔ جس کے نتیجہ میں دو تماشائی مجروح ہوئے۔

لکھنؤ ۲۵ مئی۔ اچھوتوں کی آل انڈیا لکھنؤ کانفرنس نے کئی قراردیں منظور کی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکار کی صدارت میں ایک آل انڈیا کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو اس امر پر غور و خوض کرے کہ ہندو مذہب کو ترک کر کے پسماندہ اقوام کو کون مذہب اختیار کرنا چاہئے۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ اس امر کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ کہ پسماندہ اقوام کے افراد کو ہری جن کے نام سے کیوں پکارا جاتا ہے۔

امرتسر ۲۵ مئی۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۵ آنے نخود حاضر ۲ روپے سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے۔ چاندی دیسی ۵۰ روپے ۴ آنے ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی